

دوسرے کے معمولات میں لامیں چار ب کی اہمیت

فاروق الرحمن یزدانی
مدرس جامعہ صلیبیہ فیصل آباد

اذ جاء هم الهدى الا ان قالوا ابعث
الله بشرا رسولا قل لو كان فى
الارض ملئكة يمشون مطمئنين
لنزلنا عليهم من السماء ملكا
رسولا (الاسراء: ۹۵-۹۴)

کہ لوگوں کے پاس جب ہدایت آتی
ہے تو وہ صرف اس وجہ سے ایمان لانے سے باز
رہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر (انسان) کو رسول
بنا کر بھیجا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (اے میرے
پیغمبر حضرت محمد ﷺ) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین
میں رہنے والے فرشتے ہوتے تو ہم آسمان سے
کسی فرشتے کو رسول بنا کر بھیج دیتے لیکن چونکہ
زمین میں رہنے والے انسان تھے اس لئے ان کی
طرف رسول اور نبی بھی انسان کو ہی بنا کر بھیجا گیا
ہے۔ کیونکہ اگر کوئی فرشتہ نبی ہوتا تو اس نے کھانا
تھا نہ پینا تھا نہ ہی اس نے شادی کرنی تھی نہ ہی
اس کے ہاں خوشی غمی کا کوئی سلسلہ ہوتا تھا۔ نہ اس
نے غسل کرنا تھا اور نہ وضو تو لوگوں کو کیسے معلوم ہوتا
کہ یہ کام کس طرح ادا کرنے ہیں؟ کیونکہ انسان
بتانے کی نسبت کر کے دکھانے سے جلدی سمجھ جاتا
ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فرمایا کہ اگر تم

پھر اس انسان کی ہدایت کا بندوبست
فرمایا تاکہ کوئی شخص قیامت کے دن یہ عذر پیش نہ
کر سکے کہ مجھے تو یہ بات معلوم ہی نہ تھی اور نہ ہی
کسی نے مجھے یہ مسئلہ بتایا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے
ارشاد فرمایا:

انا هديناه السبيل اما
شاكرا واما كفورا (الدھر: ۳)

کہ ہم نے انسان کو پیدا کیا تو اس کی
راستے کی طرف راہنمائی بھی کر دی اب چاہے تو وہ
شکر گزار بن جائے اور چاہے تو کفر کر لے۔
اور اس انسان کی مستقل راہنمائی کے
لئے قرآن مجید جیسی عظیم کتاب نازل فرمائی اور عملی
نمونہ پیش کرنے کیلئے امام الانبیاء حضرت محمد ﷺ
کو مبعوث فرمایا کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی وحی پر
عمل کر بتائیں کہ اس پر یوں عمل کرنا ہے تاکہ کوئی
شخص یہ نہ کہے کہ عمل تو محال (مشکل) ہے۔ اس
پر عمل نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہی اللہ تعالیٰ نے
ان لوگوں کے جواب میں جنہوں نے یہ اعتراض
کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بشر کو نبی بنا کر کیوں
بھیجا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وما منع الناس ان يؤمنوا

الحمد لله رب العالمين
والصلوة والسلام على سيد
المرسلين۔ اما بعد فاعوذ بالله من
الشيطان الرجيم بسم الله
الرحمن الرحيم۔ لقد كان لكم فى
رسول الله اسوة حسنة لمن كان
يرجوا الله واليوم الآخر و ذكر الله
كثيرا (الاحزاب: ۲۱)

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ کی
زندگی بہترین نمونہ ہے۔ اس شخص کیلئے جو اللہ تعالیٰ
اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اس نے
اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کیا۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کیا تو ان
کی زندگی کا مقصد ان الفاظ میں بیان فرمایا:

الذى خلق الموت والحياة
ليبلوكم ايكم احسن عملا وهو
العزیز الغفور (سورة الملک: ۲)

اللہ تعالیٰ وہ بابرکت ذات ہے جس
نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تاکہ وہ تمہیں
آزمائے تم میں سے اچھے عمل کون کرتا ہے۔ اور وہ
غالب بخشے والا ہے۔

یقین رکھتے ہو کہ قیامت کا دن قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیش ہو کر مجھے اپنی ساری زندگی کا حساب دینا ہے تو پھر تمہارے لئے زندگی گزارنے کیلئے رسول اللہ ﷺ بہترین نمونہ ہیں۔ آپ ان کی حیات طیبہ کو دیکھ کر اپنی زندگیاں گزاریں اس لئے کہ آپ دیکھیں کہ انہوں نے وضو کس طرح کیا اس طرح وضو کریں۔ جس طرح آپ نے غسل کیا اس طرح غسل کریں۔ آپ نے سونے کی طرح سو جائیں اور بیدار ہو کر جو آپ نے عمل کیا اسی طرح آپ بھی کریں۔ علیٰ ہذا القیاس اپنی زندگی کے ایک ایک لمحے کو رسول اللہ ﷺ کی زندگی کے مطابق گزاریں اس لئے کہ زندگی میں جو آپ ﷺ کو مسائل پیش آتے ہیں۔ ان تمام کا حل نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہے۔ کیونکہ وہ تمام مسائل آپ ﷺ کو بھی پیش آئے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو نہ صرف نمونہ بیان کیا بلکہ باری تعالیٰ نے اسوہ حسنہ (بہتری نمونہ) قرار دیا ہے۔ اب یہ ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کیلئے صرف رسول اللہ ﷺ کی زندگی کو ہی نمونہ اور آئیڈیل بنائے۔ مگر افسوس کہ عامۃ الناس آج اپنے معاملات میں سنت طریقتہ اپنانے کی پرواہ ہی نہیں کر۔ مثلاً کئی کام ایسے ہیں جو ہر آدمی نے ضرور کر رہے ہیں۔ لیکن انہی کاموں کو اگر ہم رسول اللہ ﷺ کے طریقہ مبارک کے مطابق کریں تو اپنی ضرورت پوری کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے اجر و ثواب کے مستحق بھی ٹھہریں۔ مثلاً کھانا پینا، کپڑے پہننا، بیت الخلاء

جاننا، غسل کرنا وغیرہ یہ کام ہم نے ضرور کرنا ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ہماری مجبوری ہیں۔ ان کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہے۔ مگر ہم نے کبھی یہ غور نہیں کیا کہ یہ سارے کام تو رسول اللہ ﷺ بھی کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ ان کاموں کو کرنے کیلئے کیا طریقہ اپناتے تو عامۃ الناس کی اس سستی کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ کا صرف ایک پہلو پیش کرتا ہوں۔ کہ آپ ﷺ کے پسندیدہ کاموں کو ہمیشہ دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اور دائیں جانب کی اتنی اہمیت اور فضیلت ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کو جب اعمال نامے دیئے جائیں گے تو کچھ لوگ ایسے ہونگے جن کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جائیں گے اور کچھ لوگوں کو بائیں ہاتھ میں۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:

فاما من اوتي كتابه
بيمينه فيقول هاتوم اقرأوا كتبتيه.
انى ظننت انى ملق حسا بيه.
فهوفى عيشة راضية. فى جنة
عاليه فطوفها دائية. كلوا واشربوا
هنيئا بما اسلفتم فى الايام
الخالية (الحاقة ۱۹، ۲۲)

جو جن لوگوں کو ان کی کتاب (اعمال نامہ) دائیں ہاتھ میں دی جائے گی وہی کہیں گے لوگو آؤ میری کتاب (اعمال نامے) کو پڑھو۔ بیشک مجھے یقین تھا کہ میرا حساب ہونے والا ہے۔ تو وہ شخص عیش میں راضی ہوگا۔ اونچی جنت میں جن کے پھل قریب ہوں گے کھاؤ اور پیو خوشگوار

اس وجہ سے جو تم اپنی دنیاوی زندگی میں کرتے رہے ہو تو اس سے معلوم ہوا کہ دائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ ان کی خوش بختی کی علامت ہوگی۔ بائیں ہاتھ میں جن کو اعمال نامہ ملے گا وہ جہنم میں جائیں گے اور اپنی دنیاوی زندگی پر افسوس کا اظہار کریں گے اور پھر دائیں جانب کی فضیلت اس سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان الله وملئكته يصلون
على ميامن الصوف (ابوداؤد
۱۰۵/۱ باب من يستحب ان امام
فى الصف وكرامية التاخر)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نماز میں صف کے دائیں جانب کھڑے ہونے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اور ایک دوسری حدیث میں ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ دنیا میں عدل و انصاف کریں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ان
المقسطين عند الله على منابر
من نور عن يمين الرحمن عزوجل
وكلتا يديه يمين الذين يعدلون فى
حكم واهليهم وما ولو
(مسلم ۱۲۱/۱ باب فضيلة
الامير العادل كتاب الامارة)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک

انصاف کرنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کے ہاں اللہ عزوجل کی دائیں جانب نور کے منبروں پر ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں (انسانوں کی طرح دائیں بائیں جانب کافرق اللہ تعالیٰ کیلئے نہیں ہے) اور وہ لوگ ہوں گے جو اپنے فیصلوں میں اور اہل و عیال اور اپنے ماتحت لوگوں میں انصاف کرنے والے ہوں گے۔ اس حدیث میں دائیں جانب کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ ام المؤمنین صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں:

كان النبي يحب التيمين ما استطاع في مشانه كلمه في طهوره وترجله وتنعله (بخاری مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۲۶۱ باب سنن الوضوء)

رسول اللہ ﷺ حسب استطاعت دائیں جانب کو پسند فرماتے اپنے ہر معاملے میں اپنے وضو کرتے وقت کنگھی کرتے اور اپنا جوتا پہنتے وقت۔

اس لئے ہم سب کو بھی چاہئے کہ حتیٰ الوسع اپنے کاموں میں دائیں ہاتھ کو استعمال کریں البتہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا وہاں بائیں ہاتھ کو استعمال کریں۔ مثلاً استنجا کرتے وقت۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرے ہیں:

قال نبي الله اذا بال احدكم فلا يمس ذكره بيمينه واذا اتى الخلاء فلا يتمسح بيمينه واذا شرب فلا يشرب نفسا واحدا

(ابوداؤد ۱/۶ باب كراهية مس الذكر باليمين في الستماء كتاب الطهارة)

اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں پیشاب کرے تو اپنی شرمگاہ کو دایاں ہاتھ نہ لگائے اور جب وہ بیت الخلاء میں آئے تو دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے اور جب پانی پئے تو ایک ہی سانس میں نہ پیے۔

ایک دوسری حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں:

كانت يد رسول الله اليميني لطهوره وطعامه وكانته يده اليسرى لخلائه وما كان من أذنى (ابوداؤد ۱/۶ کتاب الطهارة)

یہ رسول اللہ ﷺ کا دایاں ہاتھ آپ ﷺ کے وضو اور کھانے کیلئے استعمال ہوتا تھا اور بایاں ہاتھ استنجا و صفائی کیلئے۔

آمد برسر مطلب: اب ان چند مقامات کا ذکر کیا جاتا ہے کہ جہاں رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ کو استعمال کرنے کا التزام فرماتے تھے۔ تاکہ ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی اس سنت پر عمل کر کے اجر و ثواب کے مستحق ٹھہریں۔

۱۔ کھانا کھانے میں دایاں ہاتھ

استعمال کرنا

کھانا کھاتے وقت رسول اللہ ﷺ خود بھی دایاں ہاتھ استعمال کرتے تھے اور دوسروں کو بھی آپ ﷺ اسی کا حکم فرماتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

ان رسول الله قال اذا كل احدكم فلياكل بيمينه واذا شرب فليشرب بيمينه (مسلم ۱/۲۲۲ باب آداب الطعام والشراب واحكامها كتاب الاشرية)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی کھائے تو وہ دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔ اور آپ جب کسی کو دیکھتے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھانی رہا ہے تو آپ ﷺ اس کو روک دیتے۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں:

كنت في حبر رسول الله فكانت يدي تطيش في الصحفة فقال لي يا غلام سم الله وكل بيمينك وكل مما يليك (مسلم ۱/۲۲۲ کتاب الاشرية)

کہ میں رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں گھوم رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔ اے بچے اللہ کا نام لیکر (بسم اللہ پڑھ کر) اور دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے سامنے سے کھا۔ بلکہ نبی کریم ﷺ نے کھا بھی لوگوں کو بائیں ہاتھ سے کھانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

عن جابر عن رضي الله عنه قال لا تأكلوا بالشمال فان الشيطان ياكل بالشمال (مسلم ۱/۲۲۲ کتاب الاشرية)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اس لئے کہ بے شک شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ اور مسلم شریف ہی کی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں۔
ویشرب بشمالہ۔ اور وہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔ اس لئے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ کھانے پینے میں دایاں ہاتھ استعمال کریں اور بائیں ہاتھ سے کھانے پینے سے اجتناب کریں کہ یہی رسول اللہ ﷺ کی سنت بھی ہے اور حکم بھی۔

سوتے وقت داہنی کروٹ سونا

رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو زندگی گزارنے کا ایک ایک طریقہ سکھایا ہے اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اسوہ حسنہ (بہترین نمونہ) قرار دیا ہے۔ آپ ﷺ نا صرف کھانے پینے میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند کرتے تھے بلکہ آپ ﷺ سوتے وقت بھی دائیں کروٹ پر ہی لیٹے اور اسی طرح سے دوسروں کو لیٹ کر سونے کا حکم فرماتے۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ قال اذا اخذت مصبعم فتوضأ وضوءك للصلاة ثم اضطجع على شقك الايمن ثم قل اللهم اني اسلمت وجهي اليك..... الخ (مسلم) باب الدعاء عند النوم كتاب الذكر والدعاء

بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ جب تم بستر پر (سوتے کیلئے) آؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کرو پھر اپنی داہنی جانب لیٹ کر یہ دعا پڑھو۔ (آگے آپ ﷺ نے مکمل دعا سکھائی جبکہ یہاں صرف داہنی جانب لیٹنے کا بیان کرنا مقصود ہے)

فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی جانب لیٹنا

حتیٰ کہ جب رسول اللہ ﷺ جب فجر کی سنتیں ادا کر کے لیٹے تو اس وقت بھی آپ ﷺ اپنی داہنی کروٹ لے کر ہی لیٹے تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كان النبي اذا صلى ركعتي الفجر اضطجع على شقه الايمن (بخاری ۱/۱۵۵ باب الفجر علی الشق الايمن بعد ركعتي الفجر كتاب النهد)

رسول اللہ ﷺ جب فجر کی دو رکعت (سنتیں) پڑھتے تو اپنی داہنی جانب لیٹ جاتے تھے۔ بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی اس سنت کو ٹھکرانے کیلئے کئی قسم کی تاویلیں کی ہیں۔ مگر ان کی سب تاویلیں باطل ہیں۔ جن کا تذکرہ کسی دوسری نشست میں کریں گے۔ یہاں نہ تو محل ہے اور نہ ہی مقصود۔

غسل میں پانی سر کے داہنی

جانب بہانا

رسول اللہ ﷺ جب غسل فرمانے کو سر میں پانی ڈالتے ہوئے دائیں طرف سے شروع فرماتے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كان رسول الله ﷺ اذا اغسل من الخبابة دعا بشيء نحو الحلاب فاخذ بكفه بدأ بشق راسه الايمن ثم الايسر ثم اخذ بكفيه فقال بهما على راسه (مسلم) ۱/۱۴۷ باب صفه غسل الخبابة

رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو وہ دودھ دوہنے کی مقدار کا برتن منگواتے تو آپ ﷺ اپنے ہاتھ سے پانی لیکر اپنے سر کی داہنی جانب ڈالتے پھر جائیں جانب پھر آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر پھیرتے۔

وضو کرتے وقت دائیں جانب کا لحاظ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت بھی داہنی جانب کا لحاظ رکھتے۔ امیر المومنین خلیفہ ثالث حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی مشہور روایت ہے کہ جس میں آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ کے وضو کا طریقہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ثم غسل يده اليميني الى المرفق ثلاث مرات ثم غسل يده اليسوى قل ذالك ثم مسح براسه ثم غسل رجله اليميني الى الكعبين ثلاث مرات ثم غسل ايسرى مثل ذالك (مسلم ۱/۱۲۱ باب صفه الوضوء وكمال كتاب الطهارة)

پھر آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اسی طرح اپنے بائیں

پہنیں اور اتار تارتے وقت بائیں جوتا اتاریں۔

حجامت بناتے وقت دائیں جانب

سے شروع کرنا

رسول اللہ ﷺ جب حجامت بنواتے تو

دائیں جانب سے اپنے بال کٹوانا یا منڈوانا شروع

کرتے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں:

ان رسول الله اتى

مغافاتي للجمرة فرماها ثم انى

منزله بمنى ونحر ثم قال للحلاق

خذوا شعر إلى جانبه الايمن ثم

الايسر ثم جعل يعطيه الناس

(مسلم ۴۲۱/۱ کتاب الحج)

بے شک رسول اللہ ﷺ منیٰ میں

آئے تو جمرہ کے پاس پہنچ کر اس کو کٹکریاں

ماریں۔ پھر آپ ﷺ منیٰ میں اپنی جگہ خیمے میں

آئے اور قربانی کی پھر سر موٹھ منے والے (حجام)

سے کہا لو یہاں سے پکڑو (کاٹو شروع کرو) اور

اپنے سر کی دائیں جانب اشارہ کیا۔ پھر بائیں

جانب، پھر آپ ﷺ نے وہ بال لوگوں کو بطور تبرک

دے دیے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آدمی کو

حجامت بنواتے وقت اپنی دائیں جانب سے بال

کٹوانے شروع کرنا چاہئیں۔ بعض لوگوں نے تو

شاید سنت رسول ﷺ سے دشمنی کی قسم اٹھانی ہے۔

کہ ہر عمل میں انہوں نے حدیث و سنت رسول

اللہ ﷺ کی مخالفت ہی کرتا ہے۔ زیر بحث مسئلہ

میں بھی وہ یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ حجام کی دائیں

کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا یہی طریقہ مبارک ہے۔

جوتا پہننے وقت پہلے دایاں پاؤں پہننا

رسول اللہ ﷺ اپنے ہر کام کو دائیں

جانب سے کرنا پسند فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ کنگھی کرنا

اور جوتا پہننا بھی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كان النبي لعجبه التيمن

في تنعله وترجله وطهوره وفي

شأنه كله (بخاری ۲۹/۱ باب التيمن في

الوضوء والغسل (کتاب الوضوء)

کہ نبی کریم ﷺ اپنے جوتا پہننے اپنے

کنگھی کرتے اور وضو کرتے حتیٰ کہ اپنے تمام

کاموں کو دائیں جانب سے کرنے کو پسند کرتے

تھے۔

رسول اللہ ﷺ کا اپنا عمل بھی یہی تھا

کہ آپ ﷺ جوتا پہننے وقت پہلے دایاں جوتا پہننے

تھے۔ اور آپ ﷺ نے دوسروں کو بھی اسی کا حکم دیا

ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ان رسول الله قال اذا

انتعل احدكم فليبدأ باليمنى واذا

خلع فليبدأ بالشمال (مسلم ۱۹۷/۲)

باب استحباب لبس النعال في اليمنى، ترمذی ۳۷۷/۱

ابواب اللباس) کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا جب بھی تم میں سے کوئی شخص جوتا پہننے تو وہ

دائیں جانب سے شروع کرے اور جب اتارے

تو بائیں جانب سے شروع کرے۔ تو رسول

اللہ ﷺ کے حکم اور سنت پر عمل کرتے ہوئے ہمیں

بھی چاہئے کہ ہم جوتا پہننے وقت پہلے دایاں جوتا

ہاتھ کو دھوتے پھر مسح کرتے پھر اپنے دائیں پاؤں

کو ٹخنوں سمیت تین مرتبہ دھوتے پھر اپنے بائیں

پاؤں کو بھی اسی طرح دھوتے۔ اس حدیث سے

بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ وضو کرتے وقت

اپنے دائیں جانب سے ہی شروع بھی کرتے اور

آخر تک دائیں جانب ہی کو ترجیح دیتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ اذا

لبستم واذا توضايت فابدؤوا

بميامنكم (مسند احمد ابو داؤد بخوالہ مشکوٰۃ

۴۶۱/۱ باب سنن الوضوء)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لباس

پہنو اور جب وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے

شروع کرو۔

لباس پہننے وقت دائیں جانب کو ترجیح

رسول اللہ ﷺ خود بھی لباس پہننے

وقت دائیں جانب سے شروع کرتے تھے۔ فقیر

امت محمدیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان

کرتے ہیں:

كان رسول الله ﷺ اذا

لبس قميصا بدا بميامنه (ترمذی

۳۶۱/۱ بابا ما جاء في قميص ابواب اللباس)

کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیض پہننے تو

اپنی دائیں جانب سے شروع کرتے۔ اس لئے ہم

کو بھی چاہئے کہ ہم بھی جب لباس پہنیں وہ قمیض

ہو یا شلوار بنیان، سوٹر، جری ہو یا جیکٹ وغیرہ اپنی

دائیں جانب سے پہننا شروع کریں اور جب

اتاریں تو بائیں جانب سے اتارنا شروع کریں۔

جانب ہونی چاہیے۔ حجامت کروانے والے کیلئے یہ ضروری نہیں ہے حالانکہ حدیث میں واضح بیان ہو رہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت نہواتے وقت حجام کو اپنے سر کی دائیں جانب سے بال بنانے شروع کرنے کا حکم دیا تھا۔ بہر حال یہاں تفصیل مقصود نہیں ہے۔ بلکہ صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ہر کام کرتے وقت آدمی کو اپنی دہنی جانب کو ترجیح دینی چاہئے۔

میت کو غسل دینے وقت دائیں جانب سے ابتداء کرنا

جس طرح خود آدمی کو وضو کرتے وقت یا غسل کرتے ہوئے دائیں جانب سے شروع کیا جائے اسی طرح جب کوئی مسلمان فوت ہو جائے خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کو غسل دیتے وقت بھی دہنی جانب کا لحاظ رکھنا چاہئے۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

ان رسول اللہ ﷺ حیت امرھا ان تغتسل ابتتھ قال لھا ابد ان بمیا منها ومواقع الوضوء منها (مسلم ۳۸/۱ کتاب الجنائز)

مک رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں آپ ﷺ کی بیٹی کو غسل دینے کا حکم دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی دائیں جانب اور وضو والے اعضاء سے غسل دینا شروع کرو۔

کسی کو چیز پکراتے وقت دائیں

جانب کا لحاظ رکھنا

جیسا کہ گزشتہ سطور میں بیان کیا جا چکا

دیہاتی بیٹھا ہوا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اللہ کے رسول ﷺ آپ ﷺ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیجئے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ اپنی دائیں جانب والے دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا کہ دائیں جانب والے دائیں جانب والے (یعنی وہ زیادہ حقدار ہیں) خبردار تم بھی دائیں جانب سے آغاز کیا کرو یا دائیں جانب والوں کا لحاظ رکھا کرو۔

برادران اسلام

مذکورہ بالا ساری بحث سے یہ بات اظہر بن اشمس ہو جاتی ہے کہ دائیں جانب کی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے ہاں بہت بڑی عظمت و فضیلت اور اہمیت ہے۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت کو اپناتے ہوئے ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھائیں پئیں مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھیں، کپڑے اور جوتا پہنتے وقت دہنی جانب سے پہننا شروع کریں اور اتارتے وقت بائیں جانب اتاریں۔

وضو اور غسل کرتے وقت دائیں جانب سے شروع کرنا چاہئے حتیٰ کہ کسی سے لین دین کرے وقت بھی چیز دائیں ہاتھ اور دائیں جانب سے دینا شروع کریں اور لیتے وقت دائیں ہاتھ سے پکڑیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن و حدیث سمجھے اور اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے کہ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کے حکم اور امام کائنات حضرت محمد ﷺ کی پیاری سنت اور محبوب طریقے کے مطابق گزاریں۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر پسندیدہ کام کو دائیں جانب سے شروع کرتے تھے اس کیلئے حدیث میں کئی مواقع بیان کئے گئے ہیں جن میں سے چند ایک تحریر کئے گئے ہیں۔ ان سے ہی یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ ہر مسلمان کو کام کرتے وقت اپنی دہنی جانب سے شروع کرنے کو ترجیح دینی چاہئے۔ آخر میں رسول اللہ ﷺ کا ایک فرمان عالی شان بیان کرتا ہوں جس میں رسول اللہ ﷺ نے عام معاملات میں بھی عام لوگوں کو دائیں جانب سے کام شروع کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ خادم رسول ﷺ حضرت انس فرماتے ہیں:

حلبت لرسول اللہ ﷺ مشاة داجن وتیب لبنا بماء من البشرالقی فی دارانس فاعطی رسول اللہ ﷺ القدح فشرب وعلی یسارہ ابوبکر وعن یمینہ اعرابی فقال عمر اعط ابا بکریا رسول اللہ ﷺ فاعطی الاعرابی الذی عن یمینہ ثم قال الایمن فا الایمن وفی رواية الایمنون الایمنون الا فیمنوا (بخاری، مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۳۷۱/۲ کتاب الاشریہ)

رسول اللہ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ دھویا اور اس دودھ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے کنوئیں کا پانی ملایا گیا۔ پھر ایک پیالہ رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تو آپ ﷺ نے نوش فرمایا۔ اس وقت آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور دائیں جانب ایک